تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

تقریر

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

(حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تفسیر کے آئینہ میں)

(تقریر نمبر 2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ (سورۃ الکوثر)

کہ ہم نے تجھے سب کچھ دیا (بہت کچھ دیا خیرِ کثیر دی)۔ تُو عبادت کر شکریہ میں تیرے ربّ کی اور قربانی کر البتہ تیرا دشمن ہی ابتر اور جو بے نسلا ہے۔

تِری ایک ایک اَدا صَلِّ علیٰ، صَلِّ علیٰ
تیری ہر آن پہ سو جان سے جاؤں واری
حُسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ ید بیضا داری
وانچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

معزز سامعین! مجھے آج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ مجھے الکوثر دی گئی ہے کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی تفسیر کی روشنی میں بیان کرنا ہے۔ اِسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ

''یہ سورۃ مکّی ہے... یہ ایک مختصر سی سورۃ ہے اور اس مختصر سی سورۂ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی ہے۔ جو جامع ہے پھر اس کے پورا ہونے پر شکریہ میں مخلوقِ الٰہی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے... پس یہ ایک سورۂ شریفہ ہے۔ بہت ہی مختصر۔ لفظ اتنے کم کہ سننے والے کو کوئی ملال طوالت کا نہیں یہاں تک کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی ایک دن میں ہی اُسے یاد کر لے۔ اگر ان کے مطالب اور معانی دیکھو تو حیرت انگیز۔''

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ نمبر 498)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے بعد صحابہ کو بتایا کہ مَیں نے شبِ معراج میں ایک نہر دیکھی ہے جس کے ارد گرد موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے مگر خالی تھے۔ مَیں نے جبرائیلؑ سے اس بارے میں دریافت کیا تو جبرائیلؑ نے فرمایا۔ یہ کوثر ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ جنت کی ایک نہر ہے جس میں خیر کثیر ہے۔ قیامت کے روز اُمّتِ مسلمہ پر وارد ہوگی۔ ایک اُمّتی شخص کو اِس نہر سے الگ کر دیا جائے گا بوجہ اس کے کہ اُس نے حضورؐ کے بعد کئی نئی باتیں نکالی تھیں۔ ایک اور روایت کے مطابق یہ نہر موتیوں اور یاقوت پر جاری ہے اِس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار اور اِس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہوگا۔

سامعین! حضرت خلیفۃ اوّلؓ نے خیر کثیر کے 14 معانی لیے ہیں۔ سب سے پہلے معانی قرآن کریم اور احادیث میں بیان اسمائے حُسنیٰ ہیں۔ جس کی مثال کسی آسمانی کتاب میں نہیں ملتی۔ دوم محامدِ الٰہی ہیں جو دینِ اسلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلائے جا رہے ہیں۔ مسلمان بلند میناروں اور اونچی جگہوں پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہیں۔ اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ غرض اسلام میں ہر وقت انسان اپنے ربّ کی حمد و تسبیح میں مصروف ہے اور کسی وقت بھی اس کی تعریف سے غافل نہیں۔ یہ ایک خیر کثیر ہے

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوئی ہے کیونکہ اسلامی لٹریچر میں ہر ایک کتاب، رسالہ، خطبہ کا آغاز اور اختتام حمدِ الٰہی اور اللہ کی تعریف و ثنا سے ہوتا ہے۔
تیسرے نمبر پر کوثر کے معنی حضورؐ نے یہ بیان فرمائیے کہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو ربُّ العالمین ہے۔
چوتھے نمبر پر خیر کثیر میں توحید پر وعظ اور شرک کی نفی میں تقریریں قرار دی ہیں۔ کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صاف دل اور نیت سے پڑھ کر نہ غیر اللہ سے امید رکھ سکتا ہے اور نہ غیر اللہ سے اس کو کچھ خوف باقی رہتا ہے۔ خیر کثیر نمبر 5 میں وہ بات شامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے کہ آپؐ نے تمام مقربانِ الٰہی کا دامن اُن تہمتوں اور افتراؤں سے پاک کیا جو کہ اِن پر اِن کے مخالف یا موافق لگاتے تھے۔ یہود نے حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر اتہام باندھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد! مَیں کفار کی باتوں سے تیری تطہیر کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔ چھٹے نمبر پر خیر کثیر میں وہ وعدہ شامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا کہ اے نبی! تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ خیر کثیر نمبر سات میں اُس عزّت کا وعدہ شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ اور اُس کی امّت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزّت اللہ اور اُس کے رسولؐ اور مومنین کے لئے ہے۔
آٹھویں نمبر پر خیر کثیر جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی وہ عطاءِ الٰہی ہے کہ خدا نے آپؐ کو یتیم پایا اور آپؐ کی پرورش کی، آپؐ کو سائل پایا تو آپؐ کو ہدایت دی، آپؐ کو فقیر پایا تو غنی کر دیا۔ نویں خیر کثیر وہ عطاءِ الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل کو ذکرِ الٰہی اور اپنی محبت سے پُر کر دیا۔ دسویں خیر کثیر وہ خاص نصرت اور ہدایت ہے جس سے آپؐ کی نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک کر دی۔ گیارہویں نمبر پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقامِ محمود عطا کیا اور آپؐ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپؐ کے ہاتھ میں دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی۔ خیر کثیر نمبر 12 وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے مومنوں کو آپؐ کی اولاد بنایا۔ تیرھویں خیر کثیر آپؐ کی وہ عطاءِ ربّی ہے کہ آپؐ کی امت کے اعمالِ خیر پر بھی آپؐ کے واسطے اجر ہے کیونکہ اُمّتِ مرحومہ کے افراد نے نیک اعمال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپؐ کے اتباع سے حاصل کیا اور نیکی کی راہ دکھانے والا بھی نیکی کرنے والے کی مانند ہے۔ پس ہر ایک عملِ خیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اجر ہے جس کسی نے نماز پڑھی اجر حضورؐ کو بھی ملا۔ جس کسی نے تلاوت کی۔ اجر حضورؐ کو بھی ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امّت کے درجات اور اعمالِ خیر کے اجر میں کچھ کمی نہ واقع ہوتی۔ چودھواں خیر کثیر وہ عطاءِ ربّی ہے جو آپؐ کی وفات کے بعد خلافت کی صورت میں جاری ہوا۔ جس سے دین کو تقویت ملی۔ خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوئی۔ جس سے اعمال صالحہ میں زیادتی ہوتی گئی اور ہوتی جائے گی۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:
”سردارانِ قریش کی طرف دیکھو اور عمائدِ مکّہ کی طرف نظر کرو اور اِس وادی کے سرداروں کی طرف نگاہ کرو اور شہر کے ارکان کا حال دیکھو۔ جن کو لوگ اپنی سرداری کا تاج دیتے تھے اور انہوں نے تدابیر کیں اور کہا کہ اس شہر کے شرفاء ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمام خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کر دی اور دشمن محروم رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو اب فتح تمہارے لئے آ گئی ہے اور ان کے اموال کے متعلق فرمایا کہ قریب ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کریں گے پھر وہ خرچ بھی ان کے لئے موجبِ حسرت ہو گا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان دشمنوں میں سے کوئی باقی ہے۔ سو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بلکہ آپؐ کے خلفاء راشدین اور آپؐ کے نائبوں کے دشمن بھی ہر ایک نیکی سے ابتر ہوئے اور یہ امر ظاہر ہے۔ کوئی مخفی بات نہیں۔ دیکھو! ابو جہل کا کیا انجام ہوا اور ابن ابی بن سلول نے کیا نتیجہ پایا اور پادریوں کے لارڈ بشپ ابو عامر کو دیکھو! جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سارا زور خرچ کیا اور آگ کے گڑھے کے کنارے پر بڑی بنیاد کھڑی کی اور پھر اسی آگ میں گرایا گیا اور اکیلا آوارہ بیکس اور بے بس ویرانوں کے اندر ہلاک ہو گیا۔ پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا؟۔ جنھوں نے اہلِ عرب میں سے خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور پھر ان کا کیا حال ہوا۔ جنھوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا۔ اگرچہ وہ بڑی سلطنتوں کے قیصر و کسریٰ تھے اور مصر کے ملک کے بادشاہ تھے اور پھر ان اہل افریقہ اور اہل خراسان کو کیا حاصل ہوا جنھوں نے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی اور پھر انہوں نے کیا پایا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور ان کیا حال ہوا جنہوں نے معاویہ اور بنو امیّہ کی تحقیر کی۔"

(حقائق الفرقان جلد4 صفحہ 493)

پھر فرماتے ہیں:

"اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ تجھے ہم نے جو کچھ دیا ہے۔ بہت ہی بڑا دیا ہے۔ عظیم الشان خیر عطا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنِ نبوّت دیکھو تو قیامت تک وسیع، کسی دوسرے نبی کو اس قدر وسیع وقت نہیں ملا۔ یہ کثرت تو بلحاظ زبان ہوئی اور بلحاظ مکان یہ کثرت اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا (الاعراف:159) میں ظاہر فرمایا کہ مَیں سارے جہان کا رسول ہوں۔ یہ کوثر مکان کے لحاظ سے عطا فرمائی۔ کوئی آدمی نہیں ہے۔ جو یہ کہہ دے کہ مجھے احکام الٰہی میں اتباع رسالت پناہی کی ضرورت نہیں۔ کوئی (صوفی) کوئی مست قلندر، بالغ مرد، بالغ عورت کوئی ہو۔ اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتے۔ اب کوئی وہ خضر نہیں ہو سکتا جو لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا بول اٹھے۔ یہ وہ موسیٰ ہے جس سے کوئی الگ نہیں ہو سکتا کوئی آدمی مقرّب نہیں ہو سکتا۔ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی اتباع نہ کرے۔"

(حقائق الفرقان جلد نمبر4 صفحہ 495)

پھر آپؓ نے خیر کثیر کا ذکر یوں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ دے دیا۔ کس قدر خیر کثیر آپؐ کو دی گئی ہے۔ آپؐ کا دامنِ نبوت دیکھو تو وہ قیامت تک وسیع ہے کہ اب کوئی نبی نیا ہو یا پرانا۔ آ ہی نہیں سکتا۔ کسی دوسرے نبی کو اِس قدر وسیع وقت نہیں ملا۔ یہ کثرت تو بلحاظ زبان کے ہوئی اور بلحاظ مکان یہ کثرت کہ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا (الاعراف:159) میں فرمایا کہ مَیں سارے جہان کا رسول ہوں۔ یہ کوثر بلحاظ مکان کے عطا ہوئی ...پھر استحکام و حفاظت مذہب کے لئے دیکھو۔ جس قدر مذہب دنیا میں موجود ہیں یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ اُس کی حفاظت کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو ٹھہرایا ہے مگر قرآن کریم کی تعلیم کے لئے فرمایا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)"

(حقائق الفرقان جلد4 صفحہ 501-503)

"کوثر کے معنی خیر کثیر کے ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تنہا تھے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کیا کچھ خیر کثیر دیا اور دیتا جا رہا ہے۔ سکھوں کا مذہب صرف اتنا ہی ہے کہ اللہ کو ایک مان لو اور دعا کر لو۔ کوئی زیادہ قیدیں اس مذہب میں نہیں مگر باوجود اس آسانی کے پھر بھی اس مذہب میں کوئی ترقی نہیں۔ بخلاف اس کے کہ اس میں بہت ساری پابندیاں ہیں نماز کی، روزہ کی، حج کی، زکوٰۃ اور دیگر عبادات کی۔ مگر باوجود ان تمام پابندیوں کے اسلام میں روز بروز ترقی ہے۔ یہ کیسا خیر کثیر ہے۔ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہو رہا ہے"

(حقائق الفرقان جلد4 صفحہ 508)

"نبی کریم کو جو چیز ملی۔ کثرت سے ملی۔ کتاب ملی تو جامع۔ اُمّت ملی تو خیر الاُمم۔ حکومت ملی تو ابدی۔ سپاہ ملی تو بے نظیر۔ دونوں مذہبوں کے مرکز بھی آپؐ ہی کے ہاتھ پر فتح ہوئے پھر حوضِ کوثر۔"

(تشحیذ الاذہان جلد8 صفحہ 488)

فَصَلِّ لِرَبِّكَ: اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں لگو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ نماز مومن کی الگ اور دنیا دار کی الگ اور منافق کی الگ ہوتی ہے۔ قربانیاں بھی دو۔ قربانیاں کرتے ہوئے اپنے کُل قویٰ کو قربان کر ڈالو اور رضا الٰہی میں لگا دو۔

پھر اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ کے حوالے سے آپؓ نے فرمایا:

"انسان کی خوشحالی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی کہ خود اس کو راحتیں اور نصرتیں ملیں اور اس کے دشمن تباہ اور ہلاک ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز اور اپنی قربانیوں میں دکھا دیا کہ وہ ہمارا ہے۔ آج ابو جہل کو کون جانتا ہے۔ ماں باپ نے تو اس کا نام اَبُو الۡحِكَم رکھا تھا۔ مگر آخر اَبُوۡجَهَلۡ ٹھہرا وہ سَيِّدُ الۡوَادِىۡ کہلاتا، مگر بدتر مخلوق ٹھہرا۔ وہ بلال جس کو ذلیل کرتے ناک میں نکیل ڈالتے، اس نے اللہ کو مانا، اسی کے سامنے ان کو ہلاک کر کے دکھا دیا۔ غرض خدا کے ہو جاؤ وہ تمہارا ہو جائے

گا۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ہزاروں ہزار اعتراض مرزا صاحب پر کرتے ہیں مگر وہ وہی اعتراض ہیں جو پہلے برگزیدوں پر ہوئے۔ انجام بتادے گا کہ راست باز کامیاب ہوتا ہے اور اس کے دشمن تباہ ہوتے ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 507)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد در اولاد کو اِس کوثر سے وافر حصّہ عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

۞۞۞۞